حضرت شیخ الکل امام حریت مولانا محمود حسن اموی قرشی نور اللہ مرقدہ و برد اللہ ضریعہ، کی ایک نصیحت

گزشتہ دنوں رمضان المبارک میں لاہور کا سفر کیا تو دفتر احرار میں قیام کیا۔ عزیزی احمد معاویہ کے میز پر کچھ کتابیں بکھری دیکھیں۔ اچانک ایک کتاب پر نظر رک گئی۔ اٹھا کے دیکھی تو مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے مکتوبات ، رات کی تنہائی میں مکتوبات کی رفاقت سے لطف شب دو بالا ہو گیا۔ بعض باتیں بارہا نظروں سے گزر جاتی ہیں مگر ان کے حسن سے حظ اٹھانے کا جذبہ نہیں ابھرتا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہی بات حسنِ باطن میں زبردست اضافے کا سبب بنتی ہے۔ حضرت مولانا محمود حسن (برد اللہ مضجعہ) اسیر مالٹا بنی امیہ کے رجل رشید ہیں۔ آپ بلاغت و معرفت کی کٹھنائیوں سے گزرنے والے منفرد بزرگ ہیں اور مولانا سید حسین احمد مدنی کے مربیؒ و استاد۔ ہندوستان میں تحریک حریت و خلافت کے سر خیل و محور، آزادی کی تڑپ اور اس کیلئے قربان گاہ میں ہنستے ہوئے جانے والا یکتائے روزگار انسان۔ مکتوبات کے مقدمہ میں مولانا نجم الدین اصلاحی نے بہت سی وضاحتیں اور صراحتیں نقل کی ہیں۔ ان میں حضرت مولانا محمود حسن نور اللہ مرقدہ کے بعض مکاتیب کو زینت دیباچہ بنا ہے۔ ساری کتاب کی لذتیت و باطنیت اپنی جگہ مسلم مگر باطن کا جو نکھار حضرت شیخ الافاضل کی موعظت و پند میں ہے۔ وہ اپنی آب و تاب کے لحاظ سے اہل دل کیلئے نایاب تحفہ ہے۔ لیجئے ملاحظہ فرمایئے۔

انسان کے اعمال و اشغال میں اتار چڑھاؤ ایک طبعی عمل ہے۔
نفس کی خواہشیں اور لذتیں بھلا اعمال و اشغال میں کہاں
حضرت شیخ فرماتے ہیں: جب نفس کے ذوق کا غلبہ ہونے لگے اور
"اعمال میں طبیعت نہ لگے یا پریشانی (قلبی) ہو تو یہ دعا چند بار پڑھ لینی چاہیئے"

اللهم باعدبینی و بین خطا یای کما باعدت بین المشرق و المغرب
اللهم نقنی من الخطایا کمانقیت الثوب الابیض من الدنس
اللهم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد

(۱۰ ذی قعدہ (غالباً) ۱۳۳۸ ہجری، از قید خانہ مالٹا)

ماضی ادوار کے مقابلہ میں ہمارا عہد، عہد زبوں اور نہایت پژمردہ ہے۔ جہالت نے ہمارا گھیراؤ کیا ہوا ہے اور لوگ جہالت کے گہرے پانیوں میں غوطہ زن اور اپنی جہالت کو ہی علم و عمل کا مصدر یقین کئے ہوئے ہیں، سونے پر سہاگہ ہمارے پیشہ ور جاہل متصوفین اور گا گا کر تقریریں کرنے والے پیشہ ور گویے ملا کہ جنکی ساری علمی دستگاہ اوٹ پٹانگ قصے کہانیاں ہیں۔ یہی قصے کہانیاں عوام کالانعام کو قبروں، ملنگوں ننگوں کے دوارے لے جاتی ہیں اور وہاں وہ وہ خرافات ظہور میں آتی ہیں جنکا تصور بھی حرام ہے لوگ اپنی ضرورتوں، حاجتوں کی تکمیل کیلئے کہاں کہاں جبین نیاز نہیں جھکاتے، سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ اس جہالت کا برا ہو۔ اس نے انسان کو حیوان محض بنا دیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت شیخ الکل نے انسان کی مشکلوں، پریشانیوں میں گرفتار ہونیکی حالت کا مداوا لکھا ہے۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور نفع اٹھائیں۔

ولا حول ولا قوہ الا باللہ ولا ملجأ ولا منجأ من اللہ الا الیہ

"حوادث گوناں گوں (انفرادی و قومی) تین تسبیح روزانہ پڑھیں"

نصیحت حضرت شیخ الکل مولانا محمود حسن اموی قرشی نور اللہ مرقدہ۔ (۱۳۳۸ھ از قید خانہ مالٹا)

بقیہ از ص ۱۳

بائیں طرف وسیع صحن جنت البقیع تک پھیلا ہوا ہے۔ جس طرف سے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گنبد ہر وقت نظروں کے سامنے رہتا ہے۔ جنت البقیع (قبرستان) عام سطح زمین سے تقریباً ایک منزل اونچا ہے۔ اس کے نیچے دکانیں بنا دی گئی ہیں۔ سیڑھیاں چڑھ کر، بلند و بالا چار دیواری کے اندر جانا پڑتا ہے۔ یہاں عورتوں کو داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ گیٹ پر سپاہی کھڑے رہتے ہیں۔ جنت البقیع میں داخل ہوتے ہی سامنے دائیں طرف حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدفن بھی اسی قبرستان میں ہے۔ کئی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فرزندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہیں آرام فرما ہیں۔ بہت وسیع قبرستان ہے۔ اندر داخل ہوتے ہی سامنے حکومت کی طرف سے ایک بہت بڑا بورڈ نصب کیا گیا ہے۔ جس پر فارسی اور انگریزی زبان میں تحریر ہے:۔

"نماز نزدیک قبرہا، مالیدن بدن بانہا وانداختن مبلغ بر آنہا در شریعت اسلامیہ ناروا میباشد"۔

"Prayers at a grave, blessing by teaching a grve and offering many upon them, all are against Islam."

ترجمہ: قبر کے پاس نماز پڑھنا۔ قبر کے ساتھ جسم کے کسی حصے کا ملنا اور قبر پر پیسے ڈالنا یہ سب کچھ شریعت اسلامیہ میں ناجائز ہے۔